سلسلہ
مواعظ حسنہ نمبر ۳۷

منزلِ قربِ الٰہی کا قریب ترین راستہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۴۹۸۱۱۲ ۴۹۹۲۱۷۶

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۳۷

منزلِ قربِ الٰہی کا قریب ترین راستہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲، پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲
کراچی فون ۳۶۸۱۱۲-۳۹۹۲۱۷۶

انتساب

احقر کی جملہ تصانیف وتالیفات درحقیقت مرشدنا ومولانا محی السنۃ
حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم اور حضرت اقدس
مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اقدس
مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبتوں کے فیوض
وبرکات کا مجموعہ ہیں۔

احقر محمد اختر عفا اللہ عنہ

نام وعظ = منزلِ قربِ الٰہی کا قریب ترین راستہ

واعظ = عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

جامع ومرتب = سید عشرت جمیل میر

کمپوزنگ = الاشرف کمپوزرز فون : ۴۶۸۱۱۲

اشاعت اول = ربیع الاول ۱۴۲۱ھ مطابق جون ۲۰۰۰ء

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲ پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲ کراچی فون ۴۶۸۱۱۲-۴۹۹۲۱۷۶

فہرست

عنوان	صفحہ
اصلی عزت اہل دین کو ملتی ہے	۲۰
حفاظت نظر کا حکم عین فطرت انسانی کے مطابق ہے	۳
تصویر کی حرمت کا راز	۵
تاثیرِ حسن پر نص قطعی	۶
دریائے خونِ آرزو قربِ الٰہی کا راستہ ہے	۷
حفاظتِ نظر پر قدرت ہونے کی دلیل	۹
شکست دل اور عبادات مثبتہ کے انوار	۹
خونِ آرزو مقبول عمل ہے	۱۲
تصوف واحسان خون آرزو کا نام ہے	۱۳

ارض و سما سے غم جو اٹھایا نہ جا سکا
وہ غم تمہارا دل ہے ہمارا لئے ہوئے

(عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی)

منزلِ قربِ الٰہی کا قریب ترین راستہ

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۹۸ء بروز اتوار مرشدنا و مولانا عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے ایک خادم حافظ محمد طارق صاحب کی درخواست پر حضرت والا بعد فجر سمندر کی سیر پر تشریف لے گئے۔ حافظ محمد طارق صاحب پاکستان بحریہ میں لیفٹنٹ ہیں اور ان کا مقصد یہ تھا کہ حضرت والا کی تشریف آوری سے بحریہ کے افسران اور دیگر احباب حضرت اقدس کی صحبت بابرکت سے فیض یاب ہوں۔ سیر کے بعد بحریہ کے جہاز پی این ایس ٹیپو سلطان پر ناشتہ کا انتظام کیا اور اس جہاز پر ہی حضرت والا کا یہ بیان ہوا (مرتب)

حضرت والا جب جہاز پر تشریف لائے تو بتایا گیا کہ اس جہاز کا نام پی این ایس ٹیپو سلطان ہے تو فرمایا مسلمان چلے گئے لیکن ان کے نام اور ان کے کارنامے رہ گئے اور فساق و نافرمان چلے گئے اور ان کے ظلم اور ان کی لعنتیں رہ گئیں۔ اسی کو مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

نیکواں رفتند و سنت ہابماند

وزلیئماں ظلم و لعنت ہابماند

نیک لوگ چلے گئے اور ان کے نیک طور طریقے رہ گئے اور کمینے لوگ ظلم و لعنت چھوڑ گئے پھر فرمایا کہ سمندر پر اگر خالق سمندر کی بات نہیں سنی تو پھر سمندر کا کچھ مزہ نہیں۔ اگر اللہ کا نام نہ لیا جائے اور اللہ کی محبت کی کوئی بات نہ ہو تو پھر عالم ہمارا عالم نہیں ، کائنات ہماری کائنات نہیں دنیا ہماری دنیا نہیں، سمندر ہمارا سمندر نہیں ،جہاز ہمارا جہاز نہیں اور جب محبت سے ان کا نام لے لیا تو بس سمجھ لو ۔

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ و کفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

اصلی عزت اہل دین کو ملتی ہے

میرے شیخ شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کے والد صاحب نے فرمایا کہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کہ میرے لئے کیا لایا ، تو میں مولانا ابرار الحق کو پیش کردوں گا۔ میرے پانچ بیٹے تھے ایک بیٹے کو عالم بنایا اسی کو لایا ہوں۔ چار بیٹے انگریزی داں ہیں اور بڑے بڑے پروفیسر ، ایڈوکیٹ وغیرہ تھے لیکن حضرت کی عزت سے آج ان کو عزت مل رہی ہے۔ حضرت

کانام لیتے ہیں کہ مولانا ابرارالحق صاحب کا بھائی ہوں ۔ یہ نہیں کہتے کہ میں علی گڈھ کا پروفیسر ہوں ۔ ایسے ہی بعض لوگوں کو ایسے شاگرد مل گئے کہ مولانا شمس الحق صاحب فرید پوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب مجھ سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو کیا لایا تو میں اپنے شاگرد مولانا ہدایت اللہ صاحب کو پیش کردوں گا کہ ان کو لایا ہوں ۔ بہت بڑے عالم ہیں یہ ۔ مولانا تقی عثمانی صاحب نے فرمایا کہ ایشیا میں کوئی اتنا بڑا محدث نہیں تھا جیسے کہ مولانا ہدایت اللہ صاحب تھے اور وہ بیعت مجھ ہی سے ہوئے جب کہ بہت سے اکابر بھی زندہ تھے ۔ بڑوں کی زندگی میں ہی ان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے میری ہی محبت ڈال دی تھی۔ ابھی حال ہی میں ان کا انتقال ہوا تو میں نے دل میں سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا تو کہہ دوں گا کہ میں ایک مرید مولانا ہدایت اللہ لایا ہوں جو ایشیا کا سب سے بڑا محدث تھا ۔

حفاظت نظر کا حکم عین فطرت انسانی کے مطابق ہے

تو ایسے ہر ایک نے اپنے لئے کچھ سوچا ہے کہ کسی مقبول بندے کی خدمت کا موقع مل جائے لیکن مقبول بننے کا کیا طریقہ ہے؟ میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ایک بات ڈالی ہے کہ جو لوگ حسینوں سے اور عورتوں سے اور نمکینوں سے

اپنی نظر کی حفاظت کرتے ہیں اس زمانے کے بہت بڑے ولی اللہ ہیں اور یہ ہمارا مشکل پرچہ نہیں۔ یہ ہماری فطرت انسانیت اور خواہش انسانیت کے مطابق ہے۔ کوئی شریف انسان نہیں چاہتا کہ کوئی میری بیٹی اور میری بیوی کو یا میری ماں کو بری نظر سے دیکھے۔ کون انسان ایسا بے غیرت ہوگا جو ایسا چاہے گا تو عین فطرت انسانی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دے دیا قرآن پاک میں کہ قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ اے محمد ﷺ آپ فرمادیجئے کہ تمہاری اس خواہش انسانیت کے مطابق ہم قانون ہی بنائے دیتے ہیں کہ کوئی کسی کی بہو بیٹی کو نہ دیکھے۔ جب کوئی نہ دیکھے گا تو دوسروں کی بہو بیٹیاں بھی محفوظ رہیں گی اور تمہاری بہو بیٹیاں بھی محفوظ رہیں گی۔

ایک نوجوان سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے، میرے اندر حسن پرستی ہے۔ آج کل کوئی ایسا سوال کردے تو شاید مولوی بھی اس کو طمانچہ ماردے گا۔ اور نہ جانے کمینہ اور خبیث کیا کیا کہے گا مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا نہیں اور فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم سے ایک سوال کرتا ہوں کہ اگر کوئی تمہاری ماں کے ساتھ زنا کرنے کی درخواست کرے تو کیا تم اجازت دو گے؟ یہ تعلیم نبوت کا پیارا انداز دیکھئے،

نرالا انداز۔ اس نے کہا کہ تلوار نکال کر اس کا کام تمام کردوں گا۔ پھر فرمایا تم اپنی بہن کے ساتھ اجازت دوگے، اپنی خالہ اور پھوپی کے ساتھ اجازت دوگے تو اس نے یہی کہا کہ میں تو تلوار نکال کے جان ہی سے ختم کردوں گا اس خبیث کو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جس عورت کے لئے اجازت طلب کرتے ہو وہ کسی کی ماں ہوگی، کسی کی بہن ہوگی، کسی کی خالہ ہوگی ،کسی کی پھوپی ہوگی، کسی کی بیٹی ہوگی۔ بس اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے سینے پر پھیرا اور دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجَهٗ وَاغْفِرْ ذَنْبَهٗ وَ طَھِّرْ قَلْبَهٗ

اے اللہ اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما،اس کا دل پاک کردے اور اب تک جو کچھ اس سے گناہ ہوا اس کو معاف کردے۔ راوی کہتے ہیں کہ مرتے وقت تک پھر کبھی زنا کا وسوسہ بھی نہیں آیا۔

تو معلوم ہوا کہ نظر کی حفاظت ہماری طبعی اور فطری اور عقلی اور معاشرتی اور بین الاقوامی عزت و آبرو کی خواہش ہے۔ہماری اس فطرت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنادیا۔بے غیرت اور کمینہ انسان ہی نعوذ باللہ اس کو ظلم کہے گا ورنہ بتاؤ کیا اللہ تعالیٰ نے ہماری آبرو کی حفاظت نہیں فرمائی؟

تصویر کی حرمت کا راز

اسی لئے تصویر کھینچنا بھی حرام ہے۔اس کی علت اللہ نے

رنگوں میں مجھے عطا فرمائی ۔ ایک نیا مضمون عطا فرمایا جو میں نے نہ کہیں پڑھا نہ سنا مگر ہے میرے ہی بزرگوں کی دعاؤں کا صدقہ ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون عطا فرمایا کہ اگر تصویریں جائز ہوتیں تو کسی نانی اماں یا جن اماں جو حج کر کے آتیں تو ہاتھ میں تسبیح لئے ہوئے اس کی تصویر ہوتی ۔ لیکن ساتھ ہی پندرہ سال کی فوٹو بھی لگی ہوئی ہے تو جو اس کو دیکھتا اس کے دماغ پر کیا تاثر ہوتا کہ یہ موجودہ نانی اماں جوانی میں اتنی حسین تھیں تب تو نہ جانے کیا کیا ہوا ہوگا۔ بتاؤ بدگمانی آتی یا نہیں ، وسوسے آتے یا نہیں ۔ پس تصویر کشی کو حرام فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی آبرو کو تحفظ بخشا ہے۔ ایسے ہی اگر پیغمبروں کی بھی تصویریں ہوتیں تو ان کی جوانی اور بچپن کی تصویریں دیکھ کر اگر کسی کے دل میں برا خیال آجاتا تو اس کا ایمان ہی چلا جاتا۔

تاثیر حسن پر نص قطعی

تو حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن کیسا تھا ۔ لوگ کہتے ہیں کہ میاں یہ مولویوں کو کیا ہوگیا ہے کہ حسینوں کے حسن سے اتنے متاثر ہوتے ہیں اور ان سے بچنے کی ہر وقت ترغیب دیتے ہیں لیکن ارے ظالم اور جاہل حسن کے تاثر اور اثر کو تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نازل فرمایا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام

نکلے تو زلیخا نے مصر کی خواتین کے ہاتھوں میں چاقو اور لیموں دے دیا کہ جب وہ نکلیں تو لیموں کاٹ دینا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ ان کے سامنے سے گذر جایئے۔ ان کو دیکھتے ہی زنانِ مصر کا کیا حال ہوا ؂

ترے جلووں کے آگے ہمت شرح و بیاں رکھ دی
زبانِ بے نگہ رکھ دی نگاہِ بے زباں رکھ دی

اور سب نے لیموں کے بجائے اپنی اپنی انگلیاں کاٹ لیں۔ اس واقعہ کو قرآن پاک میں نازل کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصد ہے۔ کیا قرآن نعوذ باللہ کوئی قصہ کہانی کی کتاب ہے۔ اس میں قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان ہدایت دے دی کہ حسن سے بہت احتیاط کرنا اور حسن کی جادوگری اور تاثیر کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سے ثابت کردیا کہ احمقوں کی طرح زیادہ بہادر مت بننا اور حسن سے نظر کی سختی سے حفاظت کرنا۔ بہادری مت دکھانا۔ اگر بہادری کامیاب ہوتی تو ہم سورۃ یوسف میں یہ واقعہ نازل نہ کرتے۔ چنانچہ جنہوں نے حفاظت نہ کی ان کی داڑھیاں تک منڈ گئیں، خاتمہ ایمان کے بجائے کفر پر ہوگیا، کتنے کرسچین ہوگئے اس عشق بازی میں۔

دریائے خونِ آرزو قربِ الٰہی کا راستہ ہے

تو یہ مضمون اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ اس زمانہ میں جبکہ

بے پردگی عام ہے جو لوگ اپنی نظریں بچا رہے ہیں تو ہر نظر بچانے سے ان کا دل ٹوٹتا ہے ، زخم حسرت لگتا ہے اور ان کی تمناؤں کا خون ہوتا ہے ،ان کا بھی دل چاہتا ہے کہ ایک نظر ہم بھی دیکھ لیں لیکن ہر وقت اللہ کے حکم کی عظمت اور حکم کا احترام پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے دل کو توڑتے رہتے ہیں اور خدائے تعالٰی کے حکم کو نہیں توڑتے تو ایسے شخص کی بندگی کو کس کی بندگی پاسکتی ہے ،جو بندہ اپنے دل کو توڑتا ہے اور اللہ کے قانون کا احترام کرتا ہے اس سے بڑا شریف کون ہے اور اس سے بڑا بے غیرت کون ہے جو قانون کو توڑ کرچوروں کی طرح حرام لذت اپنے دل میں اینٹھ لیتا ہے ۔ اس لئے اختر نے نام ان کا رکھا ہے نمک چور۔ حسینوں کا نمک چرانے والے کا نام میں نے نمک چور رکھا ہے ۔ یہ نمک حلال نہیں ہے نمک حرامی کررہا ہے اللہ جس کو حرام فرمائے اس حرام مزے کو لوٹنے والا چور نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے چہرے پر بھی لعنت برستی ہے اور اس کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا لگتی ہے۔ لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیہ واللہ کہتا ہوں آج سمندر پر، ایک عظیم الشان مخلوق کے اوپر یہ بیان کررہاہوں کہ اللہ تعالٰی نے ہر ایک کو حفاظت نظر کی قدرت دی ہے۔

حفاظت نظر پر قدرت ہونے کی دلیل

نظر بچانے کی ہر گناہ سے بچنے کی خدائے تعالیٰ نے طاقت دی ہے۔ اس خبیث الطبع سے کہو کہ اگر ایک تھانے دار کہہ دے کہ یہ میرا حسین بیٹا ہے اور یہ میری حسین بیٹی ہے ذرا ادھر دیکھ کر دیکھو! پھر یہ دیکھے گا؟ کیوں ؟ تھانے دار سے ڈر گئے اور اللہ تعالیٰ کی عظمتیں تمہارے سامنے کچھ نہیں۔ کیا یہ انتہائی گدھا پن اور سور پن اور کتا پن نہیں ہے۔ کیا یہ انسانیت ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے قانون کو توڑتے ہو اور حرام شیطانی لذت لیتے ہو۔ واللہ کہتا ہوں کہ طاقت ہے گناہ سے بچنے کی اگر قدرت نہیں تھی تو پولیس والے کی دھمکی سے کیسے آگئی، بس بے غیرتی مت کرو، حد سے آگے مت بڑھو ورنہ کسی بھی وقت اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوسکتا ہے کہ تم پولیس والوں اور انسانوں سے ڈرتے ہو اور اللہ کی عظمت تمہارے سامنے نہیں رہتی۔ کیسے صوفی ہو، گول ٹوپی کا تم نے کیا حق ادا کیا، کیوں خانقاہ میں رہتے ہو اگر اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں تمہاری گھٹی میں عادت ثانیہ بن چکی ہیں تو تم رزق الٰہی مت کھاؤ۔

شکست دل اور عبادات مثبتہ کے انوار

اور جو شخص ہر وقت اپنے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے

اوراللہ کے قانون کا احترام کرتاہے تواس کے تمام نفلی حج، عمرے، تلاوت، نفلیں ، وظیفہ و ذکر وغیرہ تمام مثبت عبادات کا نور جو دل کے اوپر ہوتا ہے دل کے ٹوٹنے سے سب دل کے اندر داخل ہوجاتا ہے جیسے جب تجلی کوہ طور پر نازل ہوئی تو کوہ طور شق ہوگیااور تجلی پہاڑ کے اندر داخل ہوگئی۔ اگر پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوتا تو تجلّی ظاہری سطح پر رہتی اندر داخل نہ ہوتی۔ اسی طرح عبادات مثبتہ کے انوار قلب کے اوپر رہتے ہیں لیکن جو اللہ کے حکم کی عظمت سے گناہ سے بچنے کا غم اٹھا کر اپنا دل توڑتا ہے تو عبادات کے انوار دل کے ریزہ ریزہ میں داخل ہوجاتے ہیں،ایسے شخص کے قلب پر تجلیات متواترہ ، وافرہ ،بازغہ نازل ہوتی ہیں ۔جو ہر لمحہ اپنے دل کو اللہ کے لئے توڑتا ہے، وہ ہر وقت تجلیات کے عظیم الشان نزول کا موقف اور محل ہوتا ہے۔ میرے چند اشعار ہیں ؎

غم سے ٹکڑے ہوگئے دل کے مگر
دل کے ہر ذرّے میں ہیں انوار ھُو
حسرتوں کے غم اگر ہیں راہ میں
سامنے جلوے ہیں ان کے کوبکو
دیدۂ اخترؔ ہے گو حسرت زدہ
دیدۂ دل دیکھتی ہے نور ھُو

قیامت کے دن ایسے لوگوں سے اللہ پوچھے کہ کیا لائے ہو تو نظر بچانے والا یہ پیش کرسکتا ہے کہ اے خدا میں اپنے دل میں خون تمنا، زخم حسرت اور خون آرزو کی صراحی نہیں لایا، مٹکا نہیں لایا، حوض، تالاب اور جھیل نہیں لایا دریا نہیں لایا سمندر لایا ہوں۔ احقر کے اشعار ملاحظہ ہوں جو ان شاء اللہ درد میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔

سنو داستان مضطر ◉ ذرا دل پہ ہاتھ رکھ کر
یہ لہولہاں کا منظر ◉ مرا سر ہے زیر خنجر
میرے خون کا سمندر
ذرا دیکھنا سنبھل کر

یہ تڑپ تڑپ کے جینا ◉ لہو آرزو کا پینا
یہی میرا جام و مینا ◉ یہی میرا طور سینا
میری وادیوں کا منظر
ذرا دیکھنا سنبھل کر

مری آہ کا اثر ہے ◉ مرے درد کا ثمر ہے
کہ جہاں بھی سنگ در ہے ◉ مرے آنسوؤں سے تر ہے
مری عاشقی کا منظر
ذرا دیکھنا سنبھل کر

وہ جو خالق جہاں ہے ◉ وہی میرا رازداں ہے
مرا حال خود زباں ہے ◉ مرا عشق بے زباں ہے
کسی بے زباں کا منظر
ذرا دیکھنا سنبھل کر
مرا غم خوشی سے بہتر ◉ مرا خار گل سے خوشتر
مری شب قمر سے انور ◉ غم دل ہے دل کا رہبر
غم رہنما کا منظر
ذرا دیکھنا سنبھل کر

خون آرزو مقبول عمل ہے

بس یہی کہو خدا سے کہ اے اللہ ایک دریائے خون آپ کی خدمت میں لایا ہوں اور عبادات پر تو فی لگ سکتی ہے ،اگر اللہ پوچھ لے کہ تم نے نمازیں پڑھیں لیکن حضور قلب سے پڑھیں یا نہیں ؟ تم نیت باندھے میرے سامنے ہوتے تھے اور دل تمہارا بسکٹ فیکٹری میں ہوتا تھا۔بتایئے فی لگ سکتی ہے یا نہیں ؟روزہ رکھا تو روزہ کا کیا حق ادا کیا روزہ رکھے ہوئے تم نے بدنظری کی یا غیبت کی۔ حج کیا تو اس کا کیا حق ادا کیا ۔ حرمین شریفین میں بھی تم نے اپنی نظر کی حفاظت نہیں کی ،اس مبارک سرزمین پر

بھی تم نے گناہ کئے لیکن اس دریائے خون پر ان شاء اللہ کوئی نفی نہیں لگے گی کیونکہ اس دریائے خون کی کائنات میں کسی کو خبر نہ تھی سوائے خدا کے لہذا اے اللہ ہم آپ کے لئے دریائے خون لائے ہیں، اپنی تمناؤں کا خون اپنی آرزوؤں کا خون اس کو آپ قبول فرمالیں۔ یہی ہماری نجات کا کافی ذریعہ ہے آپ کے کرم کے صدقے میں۔

تصوف و احسان خون آرزو کا نام ہے

یہ مضمون ہر جگہ نہیں سن پاؤ گے، سارے عالم میں سفر کرو یہ مضمون بہت کم پاؤ گے کیونکہ دریائے خون سے گذرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، حج عمرہ کرلینا آسان ہے تقویٰ سے رہنا مشکل ہے۔ بہت سے لوگ اللہ کے گھر سے دور ہیں لیکن گھر والے کو دل میں لئے ہوئے ہیں یعنی کعبہ والا ان کے دل میں اپنی تجلیات خاصہ سے متجلی ہے یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے قرب خاص سے مشرف ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایک لمحہ ناراض نہیں کرتے۔ اسی کی مشق کا نام تصوف ہے، اسی کی مشق کا نام احسان، ایمان اور اسلام ہے۔ جس کی زندگی کی ہر سانس اللہ پر فدا ہو، ایک سانس بھی نمک حرامی نہ کرتا ہو یہ اللہ کا پیارا بندہ ہے اور فعل بد کرنے والا کیا یہ نمک حرام نہیں ہے؟ یہ لفظ سخت ہے مگر میں

بھی مجبور ہوں ، میں اپنے درد دل سے مجبور ہوں ۔ جس نمک کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا اس حرام نمک کو مت دیکھو جان دے دو مگر اللہ کو ناراض نہ کرو۔ جس میں اللہ پر جان دینے کا جذبہ نہیں وہ گدھے اور کتے سے بدتر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جان اسی لئے دی ہے کہ جان اپنے خالق جان پر فدا کردیں اور دنیا میں اسی لئے بھیجا ہے ، عیش کرنے کے لئے نہیں بھیجا ۔ اگر عیش کرنے کے لئے بھیجتے تو اللہ عاشقوں کو قیامت تک زندہ رکھتے اور حسینوں کو بھی قیامت تک زندگی دیتے ، قبرستان میں انہیں مردہ نہ ہونے دیتے لیکن دیکھ رہے ہو کہ حسینوں کا جغرافیہ زندگی ہی میں ایسا خراب ہوجاتا ہے کہ بڑے بڑے عاشق انہیں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ۔ ساری عاشقی ناک کے راستہ سے نکل جاتی ہے۔ یہ لوگ اسی معشوق سے بھاگتے ہیں جسے مرنڈا اور انڈا کھلا رہے تھے ، اس کو پھر دیکھتے بھی نہیں ۔ ایک معشوق کا جغرافیہ سن لیجئے۔ سولہ سال کی عمر میں ایک شخص اس کے حسن پر عاشق ہوا ۔ پھر بہت عرصہ کے بعد اس سے ملا تو کھوپڑی کے اور داڑھی کے سب بال سفید۔ آپ کے اس ٹیچر یعنی اختر نے اس کا فیچر اس شعر میں پیش کیا ہے ۔ یہ تازہ شعر اسی ہفتہ کا ہے ۔

مدت کے بعد جب نظر آیا وہ گل رخا
میں نے کہا کہ نانا میاں آپ کون ہیں

آہ !اگر لڑکی ہے تو پوچھے گا کہ نانی اماں آپ کون ہیں؟ آہ! مت حیات کو ضائع کرو۔ درد دل سے کہتا ہوں۔ میری آہ کی ناقدری مت کرو، میں اپنی آہ کو اللہ تک پہنچا رہا ہوں ورنہ سمجھ لو مقدمہ چل جائے گا کہ تم نے اپنے شیخ کی آہوں کو کیوں ضائع کیا۔ میری آہ کو ضائع نہ کرو، نہ ہم ضائع کریں نہ آپ کریں۔

بس آج اس عظیم الشان مخلوق سمندر پر ہم سب عہد کریں کہ آج سے اللہ تعالیٰ کو ایک لمحہ کے لئے ناراض نہیں کریں گے۔سمندر اللہ کی نشانی ہے، اتنا پانی کوئی سائنسدان پیدا نہیں کرسکتا۔ آپ بتایئے ہے کوئی سائنسدان جو یہ کہے کہ میں سمندر کا خالق ہوں،میں خالق نمک ہوں۔ نہیں آپ سمندر کے خالق نہیں ہیں ،نہ نمک کے خالق ہیں،نمک تو خالق نے پیدا کیا ہے،صرف سمندر سے نمک کو آپ نے چرالیا ہے اور اگر سائنسداں مومن ہے تو خالق نمک کا شکرادا کرے گا کہ اللہ نے عقل دی جس سے ہم نے اس سمندر سے نمک حاصل کرلیا۔بس ایک لمحہ حیات اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کرو، اس کو ہی سیکھنے کے لئے سفر و حضرمیں اختر کا ساتھ دو ورنہ مرنے کے بعد کوئی فیکٹری، کوئی کارخانہ، کوئی بزنس حتیٰ کہ ہمارا جسم،ہمارے ہاتھ پاؤں، ہماری آنکھیں کچھ کام نہیں آئیں گی۔حرام لذت حاصل کرنے والی آنکھیں کچھ ساتھ نہیں دیں گی،اللہ تعالیٰ اس پر مقدمہ قائم کریں گے۔

چشم گوید کردہ ام غمزہ حرام

یہ آنکھیں گواہی دیں گی کہ اے خدا کسی نمکین اور حسین کو یہ خبیث، کتا، سور سے بدتر انسان چھوڑتا نہیں تھا۔ ہر ایک کو للچائی نظر سے دیکھتا تھا۔ بولو یہ آنکھیں کام آئیں گی یا مقدمہ قائم کریں گی پھر پتہ چل جائے گا کہ لیکن وہاں پتہ چلا تو کیا چلا، عقلمند بندہ وہ ہے جو مرنے سے پہلے ہی تیاری کرلے اور اس دنیا ہی میں اللہ کو راضی کرلے یعنی گناہوں سے بچ جائے اور واللہ کہتا ہوں کہ گناہوں سے بچنے کی ہمت موجود ہے اگر ہمت و طاقت نہ ہوتی تو تقویٰ فرض نہیں ہوسکتا تھا۔ پھر تو ظلم ہوجاتا اور اللہ ظلم سے پاک ہے۔ بات یہ ہے کہ ہماری طبیعت صحیح نہیں رہی، طبیعت میں حیا نہیں رہی اور غیرت ہی نہیں رہی۔ ابھی ایک غنڈہ جوتا لے کر کھڑا ہوجائے کہ دیکھو تم ذرا میں دیکھوں کہ آج کیسے تم دیکھتے ہو۔ کیا بات ہے غنڈوں سے ڈر گئے۔ معلوم ہوا کہ قلب میں شرافت نہیں ہے۔ پالنے والے کی ربوبیت کا حق ادا کرنا ہمیں نہیں آتا۔ ہم جوتوں سے ڈر کر گناہ چھوڑتے ہیں۔ اب بتاؤ رب العالمین کا کیا حق ہے۔ دو بیٹے ہیں ایک بیٹا کہتا ہے کہ چونکہ ابا نے ہم کو پالا ہے اس لئے ہم ان کے فرمانبردار ہیں، پالنے کی وجہ سے میں اپنے ماں باپ کو ناراض نہیں کرسکتا اگرچہ وہ ڈنڈا نہیں مارتے۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ ابا کی نافرمانی میں اس لئے نہیں کرتا

کہ وہ ڈنڈا لگاتا ہے۔ بولو ان دونوں میں کون شریف ہے ؟ جو اپنے والدین کی پرورش کا حق ادا کرتا ہے وہ شریف بندہ ہے۔ تو ایسے رب العالمین کی پرورش کا شکر ادا کرو جو ہمیں پالتے ہیں ہم انہیں ناراض نہ کریں کچھ اللہ کے نام پر شرافت کے نام پر اور حیاء بندگی کے نام پر اختر کی آہ کو قبول کرلو۔ بس اب دعا کرنا کہ اللہ مجھ کو ہمت اور حوصلہ عطا فرما اور میرے دوستوں کو بھی حوصلہ عطا فرما۔ جانوروں اور سوروں اور کتوں کی سی زندگی سے نجات عطا فرماکر اللہ والی حیات ہم سب کو عطا فرما۔ ہماری بحریہ ، بریہ ، اور فضائیہ کو اللہ تعالیٰ عظیم الشان طاقت دے اور اللہ تعالیٰ ہماری تمناؤں کے مطابق فتح عظیم چاروں طرف عطا فرمائے اور دنیا بھی عطا فرمااور دین بھی عطا فرما اور اس ملک پاکستان کو زمینی دولتوں ، فضائی دولتوں اور سمندری دولتوں سے مالا مال فرمائے اور اپنے تعلق کی دولت سے بھی ہم سب کو مالا مال کردے کہ اصل دولت یہی ہے وصلی اللہ علی النبی الکریم آمین یا رب العالمین۔

عشق حقیقی

ہر شعر مرا غم ہے تمہارا لئے ہوئے
اور دردِ محبت کا اشارا لئے ہوئے

(عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی)